ایسی چنگاری بھی یارب اپنے خاکستر میں تھی

کپتان عبدالقادر خاں

سوات جیرہ کے رئیس التجار سردار محمود خاں نواب خلیفہ کے زمانے میں گھوڑوں کی تجارت کے سلسلہ میں دہلی آئے اور نواب رام پور کی عظمت و شہرت کا حال سن کر نواب یوسف علی خاں صاحب کے عہد میں رامپور بھی گئے جہاں روہیلوں کی آن بان اور شان سے متاثر ہو کر۔ اور فرمانروا اور رعایا کی طرف سے قدردانی اور کاروبار کی فراوانی دیکھ کر خود بھی کچھ عرصہ تک مقیم رہے۔ اور اپنے بڑے لڑکے خان مصطفےٰ خاں کو رام پور میں مستقل بودوباش رکھنے کی ہدایت بھی کر دی۔ مصطفےٰ خاں نے اپنے ہم قبیلہ کابل زئی پٹھانوں کو رام پور میں دیکھ کر اپنے والد کی تجویز سے اتفاق کرتے ہوئے رام پور ہی کو اپنا وطن قرار دے لیا۔ اور گھوڑوں کی تجارت کو ذریعہ معاش بنا کر یہاں رہنے سہنے لگے۔

خان مصطفےٰ خاں کے لڑکے علی بہادر خاں رام پور ہی میں پیدا ہوئے جن کو ان کے والد نے فنون سپہ گری کی تعلیم دی۔ اور شہسواری میں طاق کرنے کے بعد اعلیٰ حضرت نواب کلب علی خاں مرحوم کی گھوڑ سوار فوج [illegible] میں ملازم کرا دیا۔ جہاں انہوں نے اپنی ذاتی شجاعت اور فنی مہارت سے اونچا عہدہ پایا۔ کپتان عبدالقادر خاں انہی علی بہادر خاں کے لڑکے تھے جن کو بچپن ہی سے گھوڑے کی سواری کا شوق تھا اور فنون سپہ گری کا ذوق تھا۔ چنانچہ چھوٹی سی ہی عمر میں یہ اپنے بھرپور جسم اور ورزشی جسم اور سپہ گری میں مہارت کی وجہ سے [illegible] کے عہدے پر ملازم ہو گئے۔ جس کا اندازہ اس وقت سے ہوتا تھا کہ ایک سپاہی ہر وقت اس عہدہ دار کے جلو میں رہا کرتا تھا۔

کپتان عبدالقادر ایک قد آور اور چھیلے نوجوان تھے۔ شہسواری گھر کی چیز تھی۔ فنون سپہ گری آبائی ورثہ تھے بہت جلد اپنی شجاعت و بسالت سے جمعدار اس کے بعد جمعدار اور اس کے بعد رسالدار میجر کے عہدوں پر ترقی کرتے ہوئے کپتان کے اعلیٰ عہدے پر پہنچ گئے اور روز بروز شہرت رامپور کی افواج ہی میں نہیں بلکہ پوری قلمرو اور قلعہ [illegible] میں کپتان عبدالقادر خاں کے نام کا طوطی بولنے لگا۔

اعلیٰ عہدے کے تقاضے ذاتی وجاہت اور فنی مہارت ہی تک محدود نہیں بلکہ خاندانی شرافت و نجابت، قول کے دھنی ـ بات کے پکے۔ مذہب کے پابند کردار کے نیک اور تاج کے وفادار ہونے کی وجہ سے کپتان عبدالقادر خاں رامپور کی دوسری افواج کے عہدہ داروں کے مقابلے میں بھی تاجداران رامپور کے نزدیک زیادہ اعتماد زیادہ بھروسے اور زیادہ اعزاز کے مستحق قرار دیئے جاتے رہے۔

۱۹۱۴ء میں پہلی جنگ عظیم کے موقع پر کپتان عبدالقادر خاں رامپور سے [illegible] منتخب فوج کے ساتھ اپنے رسٹ کے کمانڈنٹ کی حیثیت سے سمندر پار محاذ جنگ پر بھیجے گئے۔ جہاں بڑا نام پایا اور بہت اعزاز حاصل کئے۔ تمغائی میڈل اور اس کے ساتھ [illegible] اور ساٹھ روپے ماہوار پنشن [illegible] گورنمنٹ کا اعزاز [illegible] انعام اور انگلستان [illegible]

محاذِ جنگ پر بھی گئے۔ جہاں بڑا نام پایا اور بہت اعزاز حاصل
کئے۔ خلافی میڈل اور اس کے ساتھ شمس اور سائڈ روپیہ ماہوار پنشن
گورنمنٹ کا اعزازی انعام اور انگلینڈ سے او۔ بی۔ آئی کا خطاب لے کر
اور ازاں بعد یہ فاتحین رام پور کی فوج کی دھاک اور اپنی جرات اور
بہادری کا سکہ بٹھا کر کامیابی و کامرانی کے ساتھ واپس آ گئے۔ حکومت
ہند نے "خان بہادر" کا خطاب دیا۔ اور نواب جنت مکان فرمانروائے
رامپور نے مختلف اعزازوں سے نوازا۔

کپتان عبدالقادر خاں شہنشاہ جارج پنجم کی سلور جوبلی میں رام پور
کی طرف سے انگلینڈ بھی گئے جہاں انہوں نے رام پور کے وقار کو اپنی
شخصیت، تہذیب اور عسکری مہارت سے بلند کیا اور بہت اعزاز پایا
وہاں سے واپسی پر کپتان صاحب کو متعدد تقریبِ خصوصی کے اعزاز
کے ساتھ کمانڈنٹ گارڈ (کپتان قلعہ) کی ذمہ داریاں سونپی گئیں۔ اور
جنت مکان نواب حامد علی خاں صاحب کی رحلت کے بعد جب ان کا
تابوت تدفین کے لئے کربلائے معلیٰ گیا تو کپتان عبدالقادر خاں اس
کے ہمراہ جانے کے لئے منتخب کئے گئے۔ جہاں پوری ذمہ داری اور
احترام کے ساتھ وہ اپنے فرائض بجا لائے۔ اور تمام مقاماتِ مقدسہ
کی زیارت سے مشرف ہو کر واپس آ گئے۔ اس کے بعد فردوس مکیں نواب
رضا علیخاں صاحب کے عہدِ ولیعہدی ایڈی کانگ رہے۔ اور موجودہ وارث
تخت و تاج اعلیٰحضرت نواب مرتضیٰ علی خاں صاحب کی ولیعہدی کے زمانہ
میں باڈی گارڈز کی خدمات انجام دیتے رہے۔

کپتان عبدالقادر خاں طویل القامت، قوی الجثہ بڑے تنومند اور
خوبصورت انسان تھے۔ بھاری بھرکم شاندار گلمچھیں اور ان کے بیچ میں
بھرے چہرے کی تکلی سرخ داڑھی کی وجہ سے ہزاروں کے مجمع میں بھی دور
سے نظر آتے تھے۔ اور اپنی شخصیت سے متاثر کرتے تھے۔ ان کے دو لڑکے ہیں
بڑے فضل القادر خاں نے فوجی ملازمت اختیار کی اور سیکنڈ لفٹیننٹ
سے ترقی ہو کر کپتان کے عہدے تک پہنچے۔ چھوٹے محمد قادر خاں نے اپنی
طبعی ذہانت اور فطری لگاؤ کی وجہ سے علیگڑھ مسلم یونیورسٹی کے ٹیکنیکل
کالج سے الکٹرک انجینئرنگ کا ڈپلومہ کورس کیا۔ اور کئی ٹریننگ کورس پاس
کئے۔ اور بڑے نو زمانے سے رام پور رضا شوگر فیکٹری میں اچھے عہدے
ٹیکنیک کے عہدہ پر فائز ہیں۔ جن کو ان کی ذاتی صلاحیتوں کی بدولت
فیکٹری اپنے کسی بھی نشیب و فراز کے دور میں نظر انداز نہ کر سکی۔

کپتان عبدالقادر خاں کو سالہا سال تک قلب کا عارضہ رہا۔ اور
بڑھاپے میں قوت و توانائی کا اور عزم و ارادہ کا اور کسی کا یہ عالم
تھا کہ ہر دوسرے تیسرے منٹ دل اپنی دھڑکنیں اور حرکتیں
چھوڑ دیتا تھا۔ مگر کپتان صاحب شمہ بھر اس سے متاثر نہ ہوتے۔ اب
ایسی ہستیاں ناپید ہو رہی ہیں۔ مگر پیدا نہیں ہو رہیں۔

اخبار کا یہ تراشہ "روزنامہ قومی جنگ رامپور"
میں پیر ۳۰ دسمبر ۱۹۶۸ء مطابق ۹ شوال
۱۳۸۸ھ کو شائع ہوا۔